

12733- عمد اسقاط حمل کرنے والے پر کیا واجب ہوتا ہے

سوال

آپ سے میری گزارش ہے کہ میرے سوال کا جواب ضرور دیں، میں اللہ تعالیٰ کے سامنے توہہ کے ساتھ ساتھ یہ بھی جاننا چاہتا ہوں کہ :

کیا جس عورت نے حمل سے چھٹکارا پانے کے لیے اسقاط کر دیا ہو اس پر کوئی محدود سزا پائی جاتی ہے؟

اگر جواب اثبات میں ہو تو یہ بتائیں کہ اس پر وہ سزا کون لا گو کرے گا؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ

بچے کی شکل و صورت بننے کے بعد عمد اسقاط حمل کروانے پر لازم ہے کہ وہ اس سے توہہ کرے، کیونکہ اسقاط حمل جائز نہیں بلکہ حرام ہے، اور حمل جب اور جیسے بھی ہو اس کی حفاظت کرنا واجب اور ضروری ہے، اور جنین کی ماں پر حرام ہے کہ وہ جنین کو تکلیف دے یا کسی بھی چیز کے ساتھ اس پر ٹینگی کرے کیونکہ یہ ایک امانت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اس کے رحم میں رکھا ہے اور اس جنین کا بھی حق ہے، لہذا اس کا اسقاط اور اس سے براسلوک کرنا جائز نہیں ہے۔

شیع فوزان حنفیہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

اگر حمل میں روح پر چکلی ہو اور اس میں حرکت پیدا ہو چکی ہو تو اس کے بعد عورت سے اس کا اسقاط کر دیا اور وہ مر گیا تو اسے قتل شمار کیا جائے گا کہ اس عورت نے ایک جان کو قتل کیا ہے، لہذا اس پر کفارہ لازم آئے گا جو ایک غلام کی آزادی ہے، اگر غلام نہ ملے تو دو ماہ کے مسلسل روزے رکھے گی جو کہ اس کی توہہ ہے۔

یہ اس وقت جب حمل کو چار ماہ گزر چکے ہوں، کیونکہ اس میں روح ڈالی جا چکی ہے، اور جب اس کے بعد اسقاط کر دیا گی جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے کہ اس پر کفارہ لازم آتا ہے، لہذا یہ ممانہ بہت عظیم ہے اس میں کوئی سستی اور تسابیل سے کام نہیں لینا چاہیے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

دیکھیں : کتاب : الفتاوی الجامعۃ للمراء المسلمة (3/1052)۔

واللہ اعلم۔